اندھی جھیل

پُراسرار حسن کے باعث اپنی مثال آپ

گلگت بلتستان کا خطہ اپنی وادیوں، پہاڑوں اور دریاؤں پر مشتمل خوبصورت نظاروں کی وجہ سے یہاں آنے والوں کو مسحور کر دیتا ہے، لیکن یہاں کی جھیلیں بھی اپنے پرسرار حسن کے باعث اپنی مثال آپ ہیں۔ ایسی ہی ایک جھیل ''جربہ ژھو'' ہے۔ بلتی زبان کے اس نام کا انگریزی میں مطلب نکالا جائے تو یہ ''بلائنڈ لیک''، یعنی ''اندھی جھیل'' بنتا ہے۔

اندھی جھیل بلتستان کے علاقے سکردو اور شگر کے سنگم پر واقع سرد صحرا کے قریب واقع ہے۔ سرفہ رنگا کا یہ صحرائی علاقہ دنیا کے بلند ترین سرد صحراؤں میں سے ایک ہے۔ یہاں ریت کے ہئیت بدلتے اور فریبِ نظر دیتے پہاڑ ہیں۔ سیاچن گلیشیئر کے لیے راستہ بھی یہیں سے جاتا ہے۔ دُنیا کے سب سے بڑے سرد صحرا سرفا رنگا کو کٹپانا ڈیزرٹ، سترنگی اور کولڈ ڈیزرٹ بھی کہا جاتا ہے۔ پسکردو سے قریباً پینتالیس منٹ کی مسافت پر یہ جھیل اسی راستے پر واقع ہے، جو سکردو سے اس صحرا سے ہوتا ہوا دنیا کی دوسری بڑی چوٹی کے ٹو کی طرف جاتا ہے۔ ضلع شگر خاص سے چند کلومیٹر پہلے ایک راستہ بائیں جانب لمسہ سے جھیل کی طرف مُڑ جاتا ہے۔ اس کچے راستے سے گزرتے ہوئے موٹر سائیکل اور کار کے ذریعے اس جھیل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ چار کلومیٹر پر پھیلی اس خوبصورت جھیل کا شمار بلتستان کی خوبصورت ترین جھیلوں میں ہوتا ہے۔ اس جھیل کو اندھی جھیل اسی لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ اس جھیل کا پانی کہاں سے آتا ہے اور اس کا ماخذ کیا ہے؟

گلگت بلتستان کی یہ واحد جھیل نہیں ہے، جس کے متعلق پراسرار کہانیاں منسوب کی جاتی ہیں۔ بہرحال ''اندھی جھیل'' کے بارے میں مقامی لوک کہانیوں کے مطابق یہ جھیل ایک چرواہے نے سولہویں صدی میں دریافت کی، جب وہ اپنی بکریوں کے ہمراہ یہاں آ نکلا۔ بعد میں یہ جھیل شاہراہ ریشم پر سفر کرنے والے مسافروں کا پڑاؤ بنی کیونکہ یہاں پینے کو تازہ پانی اور کھانے کو مچھلی وافر مقدار میں دستیاب تھی۔ دریافت کے بعد مقامی لوگوں نے بھی اس جھیل کا رخ کرنا شروع کیا اور فطری تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر سراغ لگانے کی کوشش کی کہ اس جھیل میں موجود پانی آخر کہاں سے آ رہا ہے۔ تاہم وہ پانی کا ماخذ تلاش کرنے میں ناکام رہے۔

یہ اندھی جھیل سطح سمندر سے 13450 فٹ پر واقع ہے۔ یہ جھیل تقریباً 4 کلومیٹر پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس جھیل کے متعلق مشہور تھا کہ اس کی گہرائی کسی کو معلوم نہیں، لیکن ایک اندازے کے مطابق اس کی گہرائی 100 فٹ کے قریب ہے۔ اس جھیل کی ایک اور خاصیت یہ ہے کہ اس کے ایک طرف بلند و بالا پہاڑ ہیں تو دوسری جانب صحرا جبکہ ایک طرف سے دریا بھی بہہ رہا ہے۔ بلند و بالا پہاڑوں کے کنارے واقع اس جھیل کا پانی صاف اور نیلا ہے لیکن یہ پانی مکمل طور پر ٹھہرا ہوا اور نیم گرم ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق کئی برسوں سے اس جھیل میں پانی کی سطح ایک جیسی ہی ہے۔ تاہم عام خیال یہی ہے کہ جھیل کے نیچے ہی پانی کے چشمے موجود ہوں گے، جو اس خوبصورت اور دلکش جھیل کو پانی فراہم کرتے ہیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس جھیل کے پاس دریائے سندھ اور شگر دریا بہتے ہیں، ان کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہو کر اس مقام پر جھیل کی شکل اختیار کر گئی ہو، لیکن مقامی لوگ اس سے اتفاق نہیں کرتے۔

ایک کہانی کے مطابق اس جھیل کا نام 'بلائنڈ لیک' اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہاں کی مچھلیاں اندھی ہوتی ہیں۔ تاہم، یہ ایک مقامی کہانی ہے اور اس کی سائنسی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رات کے وقت جھیل کے ارد گرد ایک عجیب روشنی دیکھنے کو ملتی ہے جو اچانک غائب ہو جاتی ہے۔ یہ روشنی لوگوں کو الجھا دیتی ہے اور اکثر لوگ اسے پراسرار قوتوں سے منسوب کرتے ہیں۔

ایک اور کہانی کے مطابق، بلائنڈ لیک کے ارد گرد نامعلوم مخلوقات رہتی ہیں جو رات کے وقت جھیل کے کنارے پر آتی ہیں۔ یہ مخلوقات نظر نہیں آتیں لیکن ان کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے، جیسے کسی کے قدموں کی چاپ یا کسی کی سانسوں کی آواز۔

یہ کہانیاں زیادہ تر مقامی لوگوں کے درمیان مشہور ہیں اور سیاحوں کو اس جھیل کی جانب متوجہ کرتی ہیں۔ تاہم، یہ تمام کہانیاں زبانی روایات پر مبنی ہیں اور ان کی سچائی کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے۔

یہ ندی اپنے قدرتی حسن کی بدولت اندرون اور بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں میں بہت مقبول ہے۔ سیاحت کے دلدادہ لوگ تو اتر سے یہاں آتے ہیں۔ وہ جھیل کے کنارے دور دور تک پھیلے سبزے پر چہل قدمی کرتے ہیں، کشتی رانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، مچھلیاں پکڑتے ہیں اور ندی کنارے کیمپ لگا کر تاروں سے جگمگ کرتی پرسکون رات کا نظارہ کرتے ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود 'یہ اندھی جھیل' پراسرار داستانوں میں گھری ہوئی ہے۔ سیاحوں کے لیے اس جھیل پر آنے کا بہترین وقت جولائی، اگست اور ستمبر ہے۔ اکتوبر سے سردی کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دسمبر میں یہ جھیل مکمل طور پر جم جاتی ہے۔ سرمائی سیاحت کے شوقین حضرات جمی ہوئی جھیل بھی دیکھنے آتے ہیں اور اس جھیل پر سکینگ کا لطف اٹھاتے ہیں۔